ویٹرنری کی اہمیت، شرعی احکام اور دعوتِ اسلامی کے "رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے ویٹرنری سیکٹر کا تعارف اور ان کے کام کے طریقۂ کار پر مشتمل اہم تحریر

اسلام اور ویٹرنری سائنس

صفحات: 32

جانوروں کا علاج کرنا نیکی ہے 02

اسلام اور طبِ حیوانات 06

مسلمان علما اور ویٹرنری سائنس 15

ویٹرنری سے متعلق سوالات و جوابات 24

رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا
پڑھ لیجئے ان شاء اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔
(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا
رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، 1/ 40، دار الفکر بیروت)

نام کتاب	:	اسلام اور ویٹرنری سائنس
مؤلف	:	محمد صفدر علی عطاری مدنی
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)
پہلی بار	:	شوال المکرم 1447ھ، مارچ 2026ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

فہرست

اِسلام اور ویٹرنری سائنس 1
درود شریف کی فضیلت 1
بیمار جانوروں کا عِلاج 1
جانوروں کا عِلاج کرنا نیکی ہے 2
ویٹرنری ڈاکٹر کی ضرورت واہمیت 3
زمانۂ جاہلیت اور جانوروں کا عِلاج 5
اِسلام اور طبِ حیوانات 6
اسلام میں جانوروں کے حقوق 8
نبیِ پاک کی جانوروں پر شفقت 9
﴿1﴾ بارگاہِ رسالت میں اونٹنی کی فریاد 9
﴿2﴾ اونٹ پر شفقتِ مصطفےٰ 10
بزرگانِ دین کی جانوروں پر شفقت 10
جانوروں پر رحم کرنے کی فضیلت 12
عرب مسلمان اور گھوڑوں کا علم 13
مسلمان علما اور شکاری پرندوں کا علم 14
مسلمان علما اور عِلمُ الحیوانات 15
ویٹرنری ڈاکٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟ 17
شعبہ رابطہ برائے ایگری کلچر اینڈ لائیو سٹاک کا تعارف 20
(1)...مدرسۃُ المدینہ بالغان (Madrisatul Madina for Adults) 21
(2)...دِینی اجتماعات 21
(3)...شخصیات سے ملاقات 22
(4)...جانوروں کا ریلیف کیمپ (Livestock Relief Camp) 22
(5)...ٹریننگ سیشنز (Training Sessions) 22
(6)...سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے 23
(7)...قافلہ 23
(8)...علاقائی دورہ 23
(9)...ایک دن راہِ خدا میں 23
(10)...شرعی رہنمائی 24
جانوروں اور ویٹرنری میڈیکل سے متعلق شرعی سوالات وجوابات 24
فاروقِ اعظم اور جانوروں پر شفقت 32
فہرست 33

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِسلام اور ویٹرنری سائنس

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مَرتبہ رات کو مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعَاف فرما دے۔[1]

مایوس کیوں ہو عاصیو! تم حوصَلہ رکھو رَب کی عطا سے انکا کرم ہے سبھی کے ساتھ[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیمار جانوروں کا عِلاج

اس کائنات کو پیدا کرنے والے خالق و مالک، اللہ ربُّ العالمین نے زمین پر بے شمار قسم کے جانور پیدا فرمائے اور ان میں انسانوں کے لئے طرح طرح کے فوائد رکھے، انہی فوائد کو حاصِل کرنے کے لئے ہم مختلف اقسام کے جانور پالتے، ان کی دیکھ بھال کرتے اور ان سے غذائی، معاشی، باربرداری (بوجھ اٹھانے)، رکھوالی اور شکار وغیرہ جیسے مختلف فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی رحمت سے صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ بے زبان جانوروں اور چرند پرند تک کو نرمی، بھلائی اور حسنِ سلوک کا حق عطا کیا۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جانور محض استعمال کی اشیاء نہیں بلکہ اللہ پاک کی زندہ مخلوق ہیں، جو احساس رکھتی ہیں، درد محسوس کرتی ہیں، بھوک و پیاس، بیماری و تکلیف سے گزرتی ہیں اس لئے ان کے ساتھ نرمی و مہربانی والا معاملہ کیا جائے۔ اِسلامی تعلیمات جانوروں کے معاملے میں بھی آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ؛

(1)... معجم کبیر، 8/69، حدیث: 15316، دار الکتب العلمیۃ بیروت
(2)... وسائلِ بخشش، ص 211، مکتبۃ المدینہ کراچی

ایک دن مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ اونٹ کے زخم کو دھونے میں مصروف تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرما رہے تھے: میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت کے دن مجھ سے اِس زخم کے بارے میں پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔[1]

مشہور ولیُّ اللہ حضرت شَیخ اَحمد کبیر رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کیڑے پڑے ہوئے کُتّوں کا عِلاج کیا کرتے تھے، کئی دفعہ کُتّا آپ سے بھاگ جاتا تو اس کے پیچھے جاتے اور فرماتے: میں تو صرف تیرا عِلاج کرنا چاہتا ہوں۔[2] ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک خارِش زَدہ کُتّے کو دیکھا، جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا، آپ اسے جنگل میں لے گئے اور اس پر شامیانہ لگایا، نیز اُسے کِھلاتے پِلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتے رہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بھرپور توجُّہ کے نتیجے میں جب وہ تَندُرُست ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر صاف ستھرا کر دیا۔[3]

جانوروں کا عِلاج کرنا نیکی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا یہ انداز رہا ہے کہ وہ جانور پالنے کے ساتھ ساتھ ان کے حقوق کا خیال رکھتے اور بیماری و تکلیف دور کرنے کے لئے ان کے عِلاج کا بھی اِہتمام کرتے تھے۔ بیمار جانور کا عِلاج کرنا، اُس سے تکلیف دور کرنا ہے جو کہ اجر و ثواب کا باعِث ہے، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی اَجر ہے؟ فرمایا: فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ، ہر تَر جگر (ذی روح) میں ثواب ہے۔[4] یعنی ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں ثواب ہے۔[5]

(1)...تاریخ الخلفاء، فصل فی نبذ من اخبارہ وقضایاہ، ص90، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(2)...المنن الکبری للشعرانی، الباب الثانی عشر، ص578، دار التقوی، دمشق

(3)...طبقات کبری للشعرانی، رقم262، شیخ احمد بن ابی الحسین الرفاعی، ص204 ملخصاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(4)...بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ص1499، حدیث: 6009، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(5)...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص418، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

امام نَوَوِی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے پر ثواب ہے خواہ پانی پِلا کر ہو یا کسی اور طرح۔ حدیث میں زندہ جانور کو تر جِگر والا کہا گیا ہے کیونکہ مُردار کا جسم اور جگر خشک ہو جاتا ہے۔ پس اس حدیث میں ہر اُس جانور کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اُبھارا گیا ہے، جِسے مارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (1)

بیمار جانور کا عِلاج کرنا خیر خواہی و بھلائی ہے جو کہ شریعتِ اسلامیہ کا مقصود و مطلوب ہے جیسا کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ کریم نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا جب تم کسی جانور کو ذَبح کرو تو اچھے طریقے سے ذَبح کرو، چُھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔ (2) اسی وجہ سے فقہائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے فرمایا: اگر جانور بیمار ہو جائے تو اُس کا عِلاج کروانا جائز ہے۔ (3)

ویٹرنری ڈاکٹر کی ضرورت و اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں انسانوں کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی مخلوقات آباد ہیں، جِنہیں اللہ پاک نے ایک خاص حکمت کے تحت پیدا فرمایا ہے، قرآنِ کریم میں بعض جانداروں کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو۔ اور وہ

(1)... شرح مسلم للنووی، کتاب السلام، باب فضل ساقی البھائم، 5/267، حدیث:2244، دار الفیحاء، دمشق

(2)... مسلم، کتاب الصید والذبائح...الخ، باب الامر باحسان...الخ، ص778، حدیث:1955، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(3)... فتاوی ہندیہ، کتاب الھبۃ، الباب الثالث فیما یتعلق بالتحلیل، 4/426 ماخوذاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

www.dawateislami.net

بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۷﴾ وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً ؕ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

(پ14، النحل:5-8)

جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور (اس نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تا کہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں۔

ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانور انسانی ضرورت کی چیزیں ہیں اور یہ انسانوں کے نفع کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ عموماً ہر انسان اپنی ضرورت کی چیزوں کو سنبھال کر رکھتا اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتا ہے تاکہ وہ چیز زیادہ عرصہ تک چلے اور وہ اس سے زیادہ سے زیادہ نفع (فائدہ) اُٹھا سکے۔ اسی لئے جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کی نگہداشت کرنا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ ہر جاندار اپنے ارد گرد کے ماحول، آب وہوا اور غذا وغیرہ کی وجہ سے متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات اُسے بیماری کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح انسان بیمار ہو جائے تو اُسے عِلاج کی ضرورت ہوتی ہے، اِسی طرح جانوروں کو بھی بیمار ہونے کی صورت میں عِلاج کی حاجت پیش آسکتی ہے، مناسب دیکھ بھال، بہتر غذا اور عِلاج کی بروقت سہولت سے جانور تندرست رہتے ہیں اور ان سے بہتر انداز میں فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے، اگر ان چیزوں کا خیال نہ رکھا جائے اور بیماری وغیرہ کی صورت میں عِلاج بھی نہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف جانوروں کی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ ان کی افزائشِ نسل کی صلاحیت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ جانوروں کے عِلاج کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دنیا بھر میں ایسے ماہرین موجود ہیں، جو خاص طور پر جانوروں کے امراض کی پہچان کرتے اور ان کی بیماریوں وزخموں وغیرہ کا عِلاج کرتے ہیں۔ انہیں عربی میں "طبیب بیطری" اور انگریزی میں Veterinary Doctor (ویٹرنری ڈاکٹر) کہتے ہیں۔

زمانۂ جاہلیت اور جانوروں کا عِلاج

انسانوں کے عِلاج کی طرح جانوروں کے عِلاج کا عمل بھی پُرانے زمانے سے جاری وساری ہے۔ چنانچہ اہلِ عرب کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی آمد سے پہلے بھی ان میں ایسے اَفراد موجود تھے، جو جانوروں کے عِلاج میں مہارت رکھتے اور ان کے لئے دوائیں تجویز کرتے تھے، انہیں عربی میں ''بَیْطار'' کہا جاتا تھا اور ان کا ذکر زمانۂ جاہلیت کے عرب شعرا کی شاعری میں بھی ملتا ہے۔ یہ لوگ جانوروں کو پہنچنے والے زخموں کا عِلاج کرتے تھے اور ان کا طریقۂ عِلاج یہ تھا کہ زخموں کو داغ دیتے (گرم لوہے کے ساتھ نشان لگا دیتے) تھے۔ اسی طرح خارش والے اونٹوں کا عِلاج کرنے کے لئے یہ اس پر ''تارکول (Tar)'' کی مالش کرتے تھے۔ تارکول ملے ہوئے اونٹ کو عربی میں ''مَقْطُور'' اور اونٹنی کو ''مَقْطُورہ'' کہا جاتا تھا۔ تارکول کی ایک قسم ''ہِناء'' کے ذریعے خارش اور دیگر بیماریوں کا عِلاج کیا جاتا تھا۔ یونہی ''نِفْط (Petroleum)'' سے بھی مختلف جِلدی امراض کا عِلاج کرتے تھے۔ اونٹوں کو لگنے والے ایک مرض کا نام ''دَبَرَہ'' تھا جو اونٹ کے کوہان میں ظاہر ہوتا اور اس کے کوہان کو کھانا شروع کر دیتا یہاں تک کہ اس کا کوہان کٹ کر گر جاتا یا پھر وہ اس کی پیٹھ کے مُہروں تک اتر جاتا، جس سے جانور ہلاک ہو جاتا۔ اگر اس مرض کے شکار اونٹ کا کوہان کُھلا رہ جاتا تو پرندے اس پر بیٹھ کر چونچ مارتے رہتے اس تکلیف اور اذیت کی وجہ سے جانور ہلاک ہو جاتا تھا۔ شاید اسی وجہ سے زمانۂ جاہلیت کے لوگ ''نِیل کَنٹھ (Indian Roller)'' اور بعض دوسرے پرندے جو اونٹ کی کوہان پر بیٹھتے تھے، اُنہیں منحوس سمجھتے تھے۔[(1)]

زمانۂ جاہلیت یعنی اسلام سے پہلے کے زمانے میں ویٹرنری کی مہارت رکھنے والوں میں ایک مشہور نام ''عاص بن وائل''[(2)] کا ہے جو اپنے دور میں گھوڑوں اور اونٹوں کا عِلاج کرنے میں ماہر

(1)...تواریخ عرب کی مختلف کتب سے ماخوذ

(2)...یہ حضرت عَمرو بن عاص رضی اللّٰہ عنہ کا باپ تھا لیکن کافر تھا، اسی کے رد میں سورۂ کوثر نازل ہوئی تھی۔

www.dawateislami.net

تھا۔[1] عربوں نے خاص طور پر گھوڑوں اور اونٹوں کی طب میں کمال حاصِل کیا کیونکہ یہ اہلِ عرب کا سب سے قیمتی مال تھے۔

اِسلام اور طبِ حیوانات

دیکھا جائے تو ویٹرنری سائنس (Veterinary Science) بنیادی طور پر جانوروں کو ہلاکت سے بچانے، انہیں صحت مند رکھنے، ان سے تکلیف دور کرنے اور ان کی بہترین نگہداشت کا نام ہے۔ اس لحاظ سے جانوروں پر رحم اور ان سے تکلیف دور کرنے کے بارے میں جو تعلیمات آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں، اِس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ چنانچہ پیغمبرِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

- جب تم ہریالی کے موسم میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشکی کے موسم میں سفر کرو تو زمین سے جلدی گزرو (تاکہ اونٹ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم رات کے وقت آرام کے لئے اُترو تو راستے سے الگ اُترو کیونکہ وہ جانوروں کے راستے اور رات میں کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں۔[2]
- تاجدارِ رسالت، پیکرِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گُزرے، جس کی پیٹھ پیٹ سے مل گئی تھی تو ارشاد فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو، ان پر اچھی طرح سوار ہوا کرو اور انہیں اچھی طرح کِھلایا کرو۔[3]
- حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جانوروں کے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے (گرم لوہے سے نشان ڈالنے) سے منع فرمایا۔[4]

(1)...المعارف للدینوری، صناعات الاشراف، ص319، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(2)... مسلم، کتاب الامارۃ، باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب...الخ، ص765، حدیث:1926
(3)...ابو داود، کتاب الجہاد، باب مایومر بہ من القیام...الخ، ص407، حدیث:2548، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(4)... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النہی عن ضرب الحیوان...الخ، ص842، حدیث:2116

www.dawateislami.net

۞ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریب سے ایک گدھا گُزرا، جس کے منہ کو داغا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے اِسے داغا ہے، اُس پر اللہ پاک کی لعنت ہو۔ (1)

۞ فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: تم اپنے جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ (یعنی بلا ضرورت انہیں کھڑا کر کے ان پر سوار نہ رہو کہ یہ جانور کو بلاوجہ تکلیف دینا ہے) کیونکہ اللہ پاک نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تم کو ایسے شہروں میں پہنچا دیں جہاں تم سخت تکلیف کے بغیر نہ پہنچتے۔ (2)

۞ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری کی گردن پر اپنی ٹانگ رکھے چُھری تیز کر رہا تھا اور وہ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا یہ کام پہلے نہیں ہو سکتا تھا؟ کیا تم اسے دوہری موت مارنا چاہتے ہو؟ (3) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اِسے (ذبح کے لئے) لِٹانے سے پہلے اپنی چُھری تیز کیوں نہ کی۔ (4)

۞ حضرت مُسیِّب بن دارِم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شُتربان (اونٹ ہانکنے والے) کو مارا اور اس سے فرمایا: تم نے اپنے اونٹ پر اس کی طاقت سے زیادہ سامان کیوں لادا ہے؟ (5)

سبحانَ اللہ! کیسی پیاری تعلیمات ہیں کہ انسان تو انسان، بے زبان جانوروں تک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ان کے حقوق کا خیال رکھنے کا درس دیا گیا یہاں تک کہ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑوں کے لئے بھی نرمی اور مہربانی کی تعلیم دی گئی۔ یہ باتیں محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ

(1)... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النہی عن ضرب الحیوان...الخ، ص842، حدیث:2117

(2)...ابوداود، کتاب الجہاد، باب فی الوقوف علی الدابۃ، ص410، حدیث:2567

(3)... معجم اوسط، 2/379، حدیث:3590، دار الفکر، عمان

(4)...مستدرک، کتاب الاضاحی، باب لتحد الشفرۃ قبل اضجاع الاضحیۃ، 5/327، حدیث:7637، دار المعرفۃ، بیروت

(5)...طبقات ابن سعد، رقم 3005، مسیب بن دارم، 7/91، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

والہٖ وسلم نے اُس وقت لوگوں کو تعلیم فرمائیں جب جانور تو جانور، انسانوں کے حقوق کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دینِ اسلام نہ صرف انسانوں بلکہ زمین پر بسنے والے ہر جاندار کے حقوق (Rights) کا سب سے بڑا محافِظ ہے۔

آیئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جانوروں کے کچھ حُقُوق کا جائزہ لیتے ہیں۔

اِسلام میں جانوروں کے حقوق

﴿1﴾ جانوروں کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ ان کے چارے، دانے، غذا اور پانی کا خیال رکھیں۔ ﴿2﴾ لَدائی (وزن اٹھانے) والے جانوروں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ ﴿3﴾ جانوروں پر ظلم نہ کرنا کہ جانور پر ظلم کرنا ذِمّی کافر[1] پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بُرا، کیونکہ جانور کا اللہ پاک کے سوا کوئی مددگار نہیں جو اس کو ظلم سے بچائے![2] مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آج مسلمانوں میں مُرغ لڑانا، کُتّے لڑانا، اونٹ، بیل لڑانے کا بہت شوق ہے، یہ حرام سخت حرام ہے کہ اِس میں بِلاوجہ جانوروں کو تکلیف دینا ہے، (اور) اپنا وقت ضائع کرنا (ہے۔) بعض جگہ مال کی شرط پر جانور لڑائے جاتے ہیں، یہ جُوا بھی ہے، (اور) حرام دَر حرام ہے۔[3] ﴿4﴾ ان کے چہرے پر نہ مارا جائے جیسا کہ علامہ نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: انسان اور ہر حیوان یعنی گدھا، گھوڑا، اونٹ، خچر اور بکری وغیرہ کے چہرے پر مارنا منع ہے۔[4] ﴿5﴾ جانور کو ذَبح کرتے وقت احسن طریقہ اِختیار کیا جائے، جیسا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم اپنی

(1)...ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہِ اسلام نے جزیہ (مالی تاوان) کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاوی فیضِ الرسول، 1/501، شبیر برادر، لاہور)

(2)...در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، 9/663، دار المعرفۃ، بیروت

(3)...مر آۃ المناجیح، 5/659 بتغیر، نعیمی کتب خانہ، گجرات

(4)...شرح مسلم للنووی، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان...الخ، 5/110، تحت الحدیث: 2118، ملخصًا

چُھری کو تیز کرلو، اور جانور کو آرام دو۔[1] ﴿6﴾ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے، جب تک وہ تکلیف نہ پہنچائیں، بِلا ضرورت ان کو قتل کرنا منع ہے۔ ﴿7﴾ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی کھانے کے لئے نہیں بلکہ محض تفریح کے لئے بلاضرورت قتل کرنا، جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے نہیں شکار کرتے بلکہ شکار کھیلتے ہیں یعنی محض کھیل کود کے طور پر جانوروں کا خون کر کے ان کو ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔ ﴿8﴾ جن جانوروں کو مُوذِی (تکلیف پہنچانے والا) ہونے کی وجہ سے قتل کرنا ہو تو مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اس کو تیز دھار ہتھیار سے بہت جلد ذبح یا قتل کر دے۔ کسی جانور کو تڑپا تڑپا کر یا بھوکا پیاسا رکھ کر مارڈالنا یہ بھی بڑی بے رحمی ہے، جو ہرگز ہرگز اسلام میں جائز نہیں ہے۔[2]

نبِیِ پاک کی جانوروں پر شفقت

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جس کی عملی تصویر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ (پاکیزہ زندگی) ہے کہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شفقت فرماتے تھے، جس کے کثیر واقعات تاریخ میں موجود ہیں، آیئے ان میں سے دو واقعات ملاحظہ کیجئے!

﴿1﴾ بارگاہِ رِسالت میں اونٹنی کی فریاد

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی تو ایک اُونٹنی بندھی ہوئی دیکھی، فرمایا: اِس سواری کا مالک کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں داخِل ہوئے اور نماز شروع فرمائی، یہاں تک کہ آپ نماز سے فارِغ ہوگئے۔ نماز کے بعد بھی

(1)... مسلم، کتاب الصید والذبائح...الخ، باب الامر باحسان الذبح...الخ، ص778، حدیث:1955

(2)... جنتی زیور، ص102 ملتقطاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

آپ نے اُونٹنی کو بدَستُور بندھا ہوا پایا تو پھر دریافت فرمایا: اس سواری (اونٹنی) کا مالک کہاں ہے؟ تب اُس کے مالک نے جواب دیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ یا تو اسے باندھ کر رکھو (اور چارہ ڈالو) یا اسے کھلا چھوڑ دو تاکہ وہ خود چارہ وغیرہ کھالے۔(1)

﴿2﴾ اونٹ پر شفقتِ مصطفٰے

ایک روز نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخِل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک اونٹ ہے، جب اُس اونٹ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا، تو رو پڑا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ اس اونٹ کے پاس تشریف لائے اور اس کے کان کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نے عرض کی کہ یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ چوپایہ جس کا اللہ کریم نے تجھ کو مالک بنایا ہے، کیا تو اس کے بارے میں خُدا سے نہیں ڈرتا! اس نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور بہت زیادہ تکلیف دیتا ہے۔(2)

بزرگانِ دین کی جانوروں پر شفقت

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین اور اللہ والوں کا یہ انداز رہا ہے کہ وہ اللہ پاک کی مخلوق پر رحمت و شفقت فرمایا کرتے حتیٰ کہ انسانوں کی طرح جانوروں کی بھی تکالیف کا احساس کرتے اور انہیں بھی راحت و آرام پہنچانے کا مناسب انتظام فرماتے، چنانچہ؛

❀ ایک دن حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ صدقے کے اونٹوں کے بدن پر تیل مَل رہے تھے، ایک شخص نے کہا: امیرُ المؤمنین! یہ کام کسی غلام سے لے لیا ہوتا؟ بولے مجھ سے بڑھ

(1)...مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب الاحسان الی الدواب، 8/257، حدیث:13736، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(2)...ابو داود، کتاب الجہاد، باب مایومر من القیام علی الدواب والبہائم، ص408، حدیث:2548

www.dawateislami.net

کر کون غلام ہو سکتا ہے؟ جو شخص مسلمانوں کا والی ہے، وہ اُن کا غلام بھی ہے۔[1]

❀ حضرت عُمَر بِن عبدُالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک غلام تھا جو خچر پر مزدوری کر کے روزانہ ایک دِرہم مزدوری لاتا تھا۔ ایک دن وہ دو درہم لے کر آیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا: یہ کہاں سے آئے؟ اس نے کہا: آج منڈی اچھی تھی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: منڈی اچھی نہیں تھی بلکہ تم نے (زیادہ کام لے کر) خچر کو تھکا دیا ہے، چلو اب اسے تین دن آرام دو۔[2]

❀ حضرت سید احمد کبیر رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی آستین پر جب بلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلّی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔[3]

❀ حضرت عبدالعزیز دِیرِینی رحمۃُ اللہِ علیہ جب جانور پر سوار ہوتے تو چھڑی ساتھ نہیں رکھتے تھے، اور نہ ہی جانور کو ہانکنے کے لئے نوکدار ڈنڈا (Goad) مارتے اور فرماتے: جب یہ راستے سے ہٹنے لگے گا تو اپنی آستین کے ذریعے اسے سیدھا کرنا کافی ہو جائے گا، کیونکہ جیسا میں نے اسے مارا ہو گا روزِ قیامت ویسا ہی مجھ سے بھی بدلہ لیا جائے گا اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کی طرح لاٹھی کی مار برداشت کر سکوں اور اور نہ ہی اپنی گُدّی پر ایسا نوکدار ڈنڈا لگوانے کی ہمت ہے کہ خون بہنے لگے۔[4]

❀ حضرت شیخ عبد الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے جس جانور پر بھی سوار ہونے کا موقع ملے چاہے وہ اونٹ ہو، گدھا ہو یا کوئی اور جانور، میں اس پر بہت شفقت کرتا ہوں اور چابک رکھنا پسند نہیں کرتا، اس خوف سے کہ کہیں جانور کے سرکشی کرتے وقت مجھ پر نفس کی گرمی حاوی نہ ہو جائے اور میں اُسے مارنے لگوں، یونہی جانور کے مالِک کی اِجازت سے بھی کسی کو

(1)...مسند الفاروق، اثرفی قیام الامام علی نعم الصدقۃ...الخ، 1/370، رقم:230 ملخصاً، دار الفلاح، مصر

(2)...حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، 5/307، رقم:7216، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(3)...طبقات کبری للشعرانی، رقم 262، شیخ احمد بن ابی الحسین الرفاعی، ص204

(4)...المنن الکبری للشعرانی، الباب الرابع عشر، ص654

www.dawateislami.net

اپنے ساتھ جانور کی پیٹھ پر سوار نہیں کرتا، ہاں جب اندازہ ہو کہ جانور کو تکلیف نہیں ہو گی (تب کسی کو بٹھالیتا ہوں)، اسی طرح اس پر سواری کے دوران یا جب وہ لڑکھڑائے اور مجھے زمین پر گرا دے تو اسے گالی نہیں دیتا اور نہ ہی بد دعا دیتا ہوں۔ (1)

❀ امام شَعبی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک جگہ سے گزرے تو آپ نے ایک اونٹ دیکھا جسے خارش کی بیماری لگی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کے مالک سے فرمایا کہ کیا تم اپنے اس اونٹ کی حالت نہیں دیکھ رہے؟ وہ کہنے لگا: ہماری ایک بوڑھی اماں ہیں، ہم اس سے دعا کرواتے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: دعا کے ساتھ ساتھ کچھ تارکول بھی شامل کرلو۔ (گویا آپ نے فرمایا کہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا یعنی ظاہری اسباب بھی اختیار کرو۔) (2)

جانوروں پر رحم کرنے کی فضیلت

﴿1﴾ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے: جو کسی پر رحم کرے اگرچہ چڑیا ذبح کرتے ہوئے ہو، تو اللہ پاک قیامت کے دن اُس پر رحم فرمائے گا۔ (3)

﴿2﴾ ایک صحابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس پر رحم کرو گے تو اللہ کریم بھی تم پر رحم فرمائے گا۔ (4)

اسلام کی ان روشن تعلیمات نے جانوروں پر رحم کرنے، ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنے، ان سے تکلیف دور کرکے راحت پہنچانے، طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنے اور انسانی فائدے کے بغیر انہیں نہ مارنے کا درس دیا۔ اس طرح جانوروں کے لئے بھی حقوق مقرر ہوئے اور ان کی

(1)...المنن الکبری للشعرانی، الباب الرابع عشر، ص654

(2)...اخبار القضاۃ، عامر بن شراحیل الشعبی، ص486، عالم الکتب، بیروت

(3)...شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، 7/482، حدیث:11070، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(4)...مسند امام احمد، مسند المکیین، بقیۃ حدیث معاویۃ بن قرۃ، 6/402، حدیث:15997، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

www.dawateislami.net

مزید بہتر نگہداشت کا عمل شروع ہوا۔

عرب مسلمان اور گھوڑوں کا عِلم

اگرچہ عربوں میں ویٹرنری میڈیکل کا وجود اِسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں بھی موجود تھا لیکن اس میں مزید ترقی اُس وقت ہوئی، جب مسلمان عُلمانے گھوڑوں کے احوال و اقسام، ان کی صفات اور ان کے اَمراض وعِلاج کے بارے میں تحقیقات کیں اور اس پر کتابیں لکھیں۔ مسلمانوں کی گھوڑوں میں دلچسپی کی ایک وجہ تو اس کی مذہبی فضیلت تھی کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں گھوڑے کے فضائل بیان ہوئے ہیں جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اَلخَیلُ مَعْقُودٌ فِی نَوَاصِیْھَا الخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ القِیَامَۃِ یعنی گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی پوشیدہ (چھپی ہوئی) ہے۔[1] نیز گھوڑا اہلِ عرب کا پسندیدہ جانور، جنگ میں عمدہ ہتھیار اور سفر کا بہترین ساتھی تھا۔ عربوں کی گھوڑوں سے دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پوری دنیا میں صرف عرب وہ قوم ہیں جو اپنے گھوڑوں کی نسل اور ان کا نسب بھی یاد رکھتے ہیں۔ چنانچہ عربوں میں ”اَنسابُ الخَیل“ یعنی ”گھوڑوں کا نسب“ بھی باقاعدہ ایک عِلم ہے، جس پر کئی عُلمانے کتابیں لکھیں۔ آج بھی پوری دنیا میں خوبصورتی اور اوصاف کے لحاظ سے عربی گھوڑے کو اصل مانا جاتا ہے۔

سب سے پہلا گھوڑا جس سے عرب دنیا میں گھوڑوں کی افزائش (بڑھوتری) کا سلسلہ شروع ہوا، وہ ”زَادُالرَّاکِب“ تھا جس سے ”اَلْھَجِیْس“، ”الدِّیناری“، ”سُبُل“، ”اَعوَج“ اور ”ذُوالعِقَال“ وغیرہ پیدا ہوئے، جن میں سے ہر ایک دوسرے سے عمدہ تھا، انہی سے اہلِ عرب کے مختلف نسلوں کے گھوڑوں کا نسب جا ملتا ہے اور وہ ان کا نسب یاد کیا کرتے تھے۔[2]

چنانچہ مسلمان عُلمانے گھوڑوں کے بارے میں متعدد کتابیں لکھیں، جس میں ان کی اہمیت

(1)...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الخیل معقود فی نواصیہا...الخ، ص738، حدیث:2850

(2)...انساب الخیل فی الجاہلیۃ والاسلام واخبارہا، ص28 ملتقطاً، دار البشائر، دمشق، سوریۃ

وفضیلت کے ساتھ ساتھ تفصیلی احوال، اعضاء کی تشریح، بیماریاں، اسباب اور عِلاج وغیرہ کے بارے میں بھی بہت کچھ لکھا، ان میں سے چند کتب کے نام یہ ہیں:

(1)اَلْخَیْل (امام اصمعی 216ھ) (2) اَسْمَاءُ الْخَیْلِ وَفُرسَانِہا (ابن الاعرابی231ھ)
(3)اَلْحَلْبَۃُ فِیْ اَسْمَاءِ الْخَیْل (محمد بن علی تاجی677ھ)(4)فَضْلُ الْخَیْل (حافظ دمیاطی705ھ)
(5)قَطْرُ السَّیْلِ فِیْ اَمْرِ الْخَیْل (امام سراج الدین بُلقینی805ھ)(6)مَجْرَی السَّوَابِقِ فِی الْخَیْل وَالسَّبَق (ابن حجۃ حموی837ھ)(7)جَرُّ الذَّیْلِ فِیْ عِلْمِ الْخَیْل (امام سیوطی شافعی911ھ)۔[1]

مسلمان عُلمائے کرام اور شکاری پرندوں کا علم

اسی طرح ویٹرنری سائنس کی وہ شاخ جو پرندوں کے امراض وعِلاج سے تعلق رکھتی ہے اس پر بھی مسلمان عُلما کی لکھی ہوئی کتابیں مَوجود ہیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ اہلِ عرب شکاری درندوں اور پرندوں کے ذریعے بھی شکار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عَدِی بن حاتم اور حضرت زید بن مُہَلْہِل رضی اللہ عنہما نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی کہ ہم لوگ کُتّے اور باز کے ذریعے شکار کرتے ہیں تو کیا یہ ہمارے لئے حلال ہے؟ اس موقع پر سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 4 نازِل ہوئی اور اس بات کی اِجازت دی گئی کہ شکاری جانوروں سے کیا ہوا شکار بھی حلال ہے خواہ وہ شکاری جانور درندوں میں سے ہو جیسے کُتّے اور چیتے کے شکار یا شکاری جانور کا تعلق پرندوں سے ہو، جیسے شکرے، باز، شاہین وغیرہ کے شکار۔[2]

شکار کے لئے پرندے پالنا اور انہیں سُدھانا (مانوس کرنا) ویسے ہی عربوں کی ثقافت (کلچر) میں شامِل تھا، اِسلام آنے کے بعد اِسے مخصوص شرائط کے ساتھ جائز قرار دے دیا گیا، جس کی بنیاد پر عُلمانے ”عِلْمِ بَیْزَرَہ“ پر کتابیں لکھیں۔ یہ وہ علم ہے جس میں شکاری پرندوں کی صحت کی

(1)...جر الذیل فی علم الخیل، مقدمۃ، ص6ملتقطا، دار البشائر، دمشق، سوریۃ
(2)...تفسیر صراط الجنان، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ:4، 2/430ملخصاً، مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

حفاظت، ان کے اَمراض کا عِلاج اور ان کی شکار کی قوت یا اس میں کمزوری پر دلالت کرنے والی علامات کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔[1] اور یہی عِلم اب ترقی کرکے مَوجودہ ویٹرنری کی ایک شاخ کے طور پر مَوجود ہے۔

بیزرہ کے بارے میں جو کتابیں لکھی گئیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(1) اَلْکَافِیْ فِی الْبَیْزَرَۃ (عبد الرحمن بن محمد البلدی) (2) کِتَابُ الْجَمْهَرَۃِ فِی الْبَیْزَرَۃ (عیسیٰ الازدی) (3) اَلْبَیْزَرَۃ (بازیار عزیز باللہ الفاطمی۔400ھ) (4) ضَوَارِی الطَّیْر (غطریف بن قدامۃ الغسانی۔200ھ)

مسلمان عُلمائے کرام اور عِلمُ الحیوانات

آہستہ آہستہ مسلمانوں کی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور کئی مسلمان علما نے جانوروں پر ریسرچ اور تحقیق میں ایسے عظیم کام کئے اور اس علم میں ایسی عظیم کتابیں لکھیں جو بعد والوں کے لئے گوہرِ نایاب (انمول موتی) ثابت ہوئیں۔ ان ماہرینِ حیوانات میں سے کچھ اہم نام اور ان کی کتابیں یہاں ذکر کی جارہی ہیں۔

﴾1﴿ ابو سعید عبدُ الملک بن قُرَیب اَصْمَعِی۔ ان کی وفات 216ھ میں ہوئی، انہیں عربی لغت و نحو، اخبارِ عرب، فصیح کلام، دلچسپ واقعات اور عجائبات کا امام مانا جاتا ہے۔[2] مگر ان کی لکھی گئی کتابوں کی بنیاد پر انہیں حیوانات کا تفصیلی مطالعہ کرنے والا ماہرِ حیوانات بھی مانا جاتا ہے۔[3] انہوں نے گھوڑے، اونٹ، بھیڑ بکریاں، جنگلی جانوروں اور انسانوں پر نیز انسانی و حیوانی اعضاء میں فرق پر کتابیں لکھیں ہیں جن کے نام بالترتیب یہ ہیں: (1) کِتَابُ خَلْقِ الْفَرَس (2) کِتَابُ

(1)... کشف الظنون، باب الباء، علم البیزرۃ، 1/250، دار الفکر

(2)... وفیات الاعیان، رقم 379، الاصمعی، 2/81، دار احیاء التراث العربی

(3)... سیر اعلام النبلاء، رقم: 1570، الاصمعی عبد الملک... الخ، 8/470 ماخوذاً، دار الفکر، بیروت

الْاِبِل (3) کِتَابُ الشّاء (4) کِتَابُ الْوُحُوْش (5) کِتَابُ خَلقِ الْاِنسان (6) کِتَابُ الْفَرْق [1]

﴿2﴾ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن اسحاق جو "ابنِ اَخِی حِزام" سے مشہور ہیں، ان کی وفات 250 ہجری میں ہوئی۔ ان کی مشہور کتاب "اَلْفُرُوْسِیّۃ وَالْبَیْطَرَۃ" ہے۔ [2]

﴿3﴾ ابنِ بیطار ضیاءُالدّین عبدُاللہ بن اَحمد المالقی آپ نے 646 ہجری میں وفات پائی، آپ کی تصانیف میں "جَامِعُ الْاَدْوِیَۃِ وَالْاَغْذِیَۃِ المفردۃ" جو "مُفْرَدَاتِ ابنِ بَیْطَار" کے نام سے مشہور ہے اور "اَلْمُغْنِیْ فِی الْاَدْوِیَۃِ الْمُفْرَدَۃ" وغیرہ شامل ہیں۔ [3]

﴿4﴾ محمد بن ابو بکر بن محمد بن ابو بکر المعروف علی فاسی، آپ کی وفات 677 ہجری میں ہوئی، عِلمُ الحیوان کے بارے میں آپ کی کتاب "اَلتَّبْصِرَۃُ فِی عِلْمِ الْبَیْطَرَۃ" ہے۔ [4]

﴿5﴾ ابو عبد اللہ بن زکریا بن محمد القَزوِینی، آپ کا نسب چند پشتوں بعد حضرت اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کی وفات 682 ہجری کو ہوئی۔ آپ ماہِرِ حیوانات تھے، آپ کی مشہور کتاب "عَجَائِبُ الْمَخْلُوْقَات وَغَرَائِبُ الْمَوْجُوْدَات" ہے۔ [5]

﴿6﴾ ابو بکر بن بدرُالدّین المُنذِر، آپ کی وفات 741 ہجری میں ہوئی، آپ نے گھوڑوں کے اَمراض اور عِلاج کے بارے میں "کَاشِفُ ھَمِّ الْوَیْلِ فِی مَعْرِفَۃِ اَمْرَاضِ الْخَیْل" لکھی۔ [6]

﴿7﴾ ابو البقاء علامہ کمالُ الدّین دَمِیری رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ کی وفات 808 ہجری میں ہوئی، آپ کی مشہور کتاب "حَیَاتُ الْحَیَوَانِ الکُبْرٰی" ہے، جسے حیوانات کا انسائیکلوپیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔ [7]

(1)...وفیات الاعیان، رقم 379، الاصمعی، 2/84 ملتقطاً

(2)...اعلام للزرکلی، محمد بن یعقوب، 7/145 ملخصاً، دار العلم للملایین، بیروت

(3)... ہدیۃ العارفین، ابن بیطار، 1/461، وکالۃ المعارف، اسطنبول

(4)... معجم المؤلفین، باب المیم: محمد الفاسی، 9/117 ملخصاً، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(5)...اعلام للزرکلی، حرف الزاء: القزوینی، 3/46 ملخصاً

(6)...اعلام للزرکلی، البیطار، 2/70 ملخصاً

(7)...حیات الحیوان للدمیری، المقدمۃ، 1/7، ملخصاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ان ناموں سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مسلمان عُلما کی صرف اسلامی اور فقہی عُلوم میں ہی دلچسپی نہیں رہی بلکہ انہوں نے دیگر عُلوم و فُنون میں بھی بہت بڑا حصہ شامل کیا ہے، جیسا کہ ”حیاتیات“ (Biology) کی سائنس میں مسلمان عُلمانے بہت کمال حاصل کیا اور ایسی بے مثال دریافتیں کیں، جن تک اُس زمانے میں کوئی اور نہیں پہنچا تھا اور اپنی تحقیقات کے ذریعے بہت سی ایسی چیزوں کی بنیاد رکھی جو بعد میں پوری انسانیت کے لئے عظیم خدمات فراہم کرنے کا سبب بنیں۔

ویٹرنری ڈاکٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی ڈاکٹر یا طبیب کی طرح ویٹرنری ڈاکٹر کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اچھے اخلاق کا مالک اور عمدہ صفات والا ہو، نیچے بیان کردہ صفات ویٹرنری سمیت ہر قسم کے ڈاکٹرز، معالجین اور طبیبوں کے لئے فائدہ مند ہیں جنہیں اپنا کر دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

﴾1﴿ ڈاکٹر اور معالج کو چاہئے کہ وہ اچھی نیّت کے ساتھ عِلاج کرے کیونکہ اچھی نیّت سے دنیوی جائز کام کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔

﴾2﴿ عِلاج کرنے والے کا مقصد دنیا کی دولت کا حُصُول نہ ہو بلکہ وہ مخلوق کی خدمت اور اس کے ذریعے اللہ پاک کی رضا کا حُصُول پیشِ نظر رکھے۔

﴾3﴿ لوگوں سے اچھے اَخلاق کے ساتھ پیش آئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اَخلاق و عادات میں بہتر ہوں۔[1]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: تمہارا کسی سے خوش مزاجی سے مِلنا بھی نیکی ہے۔[2]

﴾4﴿ اپنے پیشے میں ان کاموں سے بچے، جس کی وجہ سے حرام میں پڑنے کا شبہہ ہو۔ حضرت عمر

(1)...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ص907، حدیث:3559

(2)...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ص478، حدیث:1956، دار الکتب العلمیۃ بیروت

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حلال کے 10 حِصّوں میں سے نو حِصّے اس خوف سے چھوڑ دیتے ہیں کہ کہیں حرام میں نہ پڑ جائیں۔[1]

﴿5﴾ اپنے یا کمپنیوں کے فائدے کیلئے ایسی دوائیں تجویز نہ کرے جس کی مریض کو ضرورت نہ ہو۔

﴿6﴾ پریشان حال لوگوں کی کڑوی باتوں پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے بلکہ انہیں بھی صبر کی تلقین کرے۔

﴿7﴾ جدید علمی و طِبّی تحقیقات سے باخبر رہے تاکہ نئی معلومات اور تجربات کی روشنی میں مزید بہتر سے بہتر عِلاج کر سکے۔

﴿8﴾ عِلاج کرنے میں اللہ پاک سے مدد طلب کرتا رہے کیونکہ درحقیقت اللہ پاک ہی شفا دینے والا ہے۔ اپنے تجربے اور معلومات پر بھروسہ کرنے کی بجائے ،اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کرے اور اپنا کام "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے شروع کرے۔

﴿9﴾ لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرے،عالمِ دِین، بوڑھے مسلمان اور قوم کے معزز فرد کا اِکرام کرے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:لوگوں سے ان کے مرتبوں کے مُطَابِق سُلوک کرو۔[2]

﴿10﴾ پوری توجہ سے بات سُنے اور کہنے والے کو اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دے، اسے درمیان میں نہ ٹوکے۔

﴿11﴾ اس بات پر اللہ کریم کا شکر گزار رہے کہ اس نے مجھے خدمتِ خلق کے پیشے سے منسلک کیا، نیز اپنی کامیابیوں کی وجہ سے تکبّر میں مبتلا نہ ہو بلکہ اس بات کو اللہ پاک کا فضل سمجھے کہ اُس نے میرے ہاتھ میں شِفا رکھی ہے۔

(1)...احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، باب اول: فی فضیلۃ الحلال والحرام...الخ، 2/121، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(2)...ابوداود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ص760، حدیث:4842

www.dawateislami.net

﴾12﴿ طِبّی معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے پیشے سے متعلق جائز و ناجائز کا علم بھی حاصل کرتا ہے اور شرعی اَحکام سیکھتا رہے۔

﴾13﴿ جھوٹی گواہی نہ دے۔ مثلاً جھوٹی پرچی، بِل، جھوٹی میڈیکل رپورٹ وغیرہ نہ بنائے۔ قرآنِ پاک میں جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا گیا:

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ (پ17، حج:30)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

تفسیر کبیر میں ہے: یہاں جھوٹی بات سے مراد جھوٹی گواہی دینا ہے۔(1)

اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ پاک اُس کے لئے جہنّم واجِب کر دے گا۔(2)

﴾14﴿ کسی مرض کے عِلاج کے لئے غیر معیاری (Substandard) دواؤں کا انتخاب نہ کرے اور نہ ہی چند سکوں کی خاطِر کسی پر غیر معیاری ادویات کا تجربہ کرے۔

﴾15﴿ اپنی آواز پست رکھے، چِلّانا اور اونچی آواز سے بات کرنا ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ اللہ پاک، پارہ 21 سورۂ لقمان کی آیت نمبر 19 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (پ21، لقمان:19)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنی آواز کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! شور کرنے اور چیخنے چِلّانے سے اِحتِراز کرو (یعنی بچو)، بے شک سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ مقصود یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں

(1)... تفسیر کبیر، پ17، الحج، تحت الآیۃ:30، 8/223 ملتقطاً، داراحیاء التراث العربی، بیروت

(2)...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شھادۃ الزور، ص379، حدیث:2373، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

کچھ فضیلت نہیں، جیسے گدھے کی آواز کہ بلند ہونے کے باوجود مکروہ اور وَحشت انگیز ہے۔[1]

﴾16﴿ اپنی دُکان چمکانے کے لئے دوسرے ڈاکٹرز اور معالجین پر تنقید یا ان کی غیبت نہ کرے، نہ کسی کو اپنے آپ سے کمتر سمجھے۔

﴾17﴿ غریبوں کا احساس کرے، ان سے چیک اپ (Check Up) فیس کم سے کم وُصول کرے اور ساداتِ کرام کے ساتھ تو خصوصی شفقت کرے۔

﴾18﴿ دوسروں کے مرض کا عِلاج کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن میں موجود برائیوں کا بھی عِلاج کرے، کبھی بھی اپنی موت سے غافِل نہ ہو، ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتا رہے اور اپنی آخرت کی تیاری کرتا رہے۔

شعبہ رابطہ برائے ایگری کلچر اینڈ لائیو سٹاک کا تعارف

اَلحمدُ لِلّٰہ! اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً 77 شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کرنے اور اُمّتِ مُسلِمہ کی رہنمائی کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی قائم کی ہوئی، مرکزی مجلسِ شوریٰ نے ویٹرنری سائنس سے وابستہ افراد کو نیکی کی دعوت دینے اور ویٹرنری سائنس سے متعلقہ شرعی مسائل سکھانے اور ان افراد کی دینی تربیت کرنے کے لئے ایک شعبہ بنام "ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ" قائم فرمایا ہے اِس ڈیپارٹمنٹ کے قیام کا مقصد معالجِ حیوانات (Veterinary Doctors)؛ زرعی ماہرین (Agriculture Graduates)؛ جنگلی حیات (Wildlife)؛ زرعی ادویات کی کمپنیز (Pesticide Companies)؛ جانوروں کی ادویات و ویکسین کی کمپنیز (Veterinary Pharmaceutical Companies)؛ کھادوں کی کمپنیز (Fertilizer Companies)؛ بیج کی کمپنیز (Seed Companies)؛ فیڈ ملز (Feed Mills)؛

---

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ21، لقمان، تحت الآیت:19، 7/500، ملتقطاً

پولٹری(Poultry)؛ ہیچری (Hatchery)؛ڈیری (Dairy)؛ زرعی کسان (Agriculture farmers)؛ فش فارمرز (Fish Farmers)؛حیوانات کی ادویات کے سٹورز (Veterinary Medicine Stores)؛ کھادوں کے ڈیلرز(Fertilizer dealers)؛مویشی منڈی(Cattle Market)؛ غلہ منڈی(Grain Market):اور دیگر ذیلی شعبہ جات (جیسا کہ انہار، جنگلات، واٹر مینجمنٹ وغیرہ) سے منسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا، علمِ دین کے حلقے لگانا، اَخلاقی تربیت کرنا اور قرآن و سُنَّت کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا ذہن دینا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی ایک ذیلی شاخ ”ویٹرنری سائنس“ ہے۔”ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ“ کے تحت ذمہ داران اس شعبہ سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں کس طرح دینِ اسلام، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں کی خدمت کرنے میں مصروفِ عمل ہیں؟ آیئے! اس کے متعلق کچھ تفصیل مُلاحظہ کرتے ہیں:

(1)... مدرسۃُ المدینہ بالغان(Madrisatul Madina for Adults)

ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت شعبہ سے وابستہ اسلامی بھائیوں (ویٹرنری ڈاکٹرز، ان کے اسسٹنٹ اور دیگر عملے کے افراد وغیرہ) کے لئے ان کے کلینک پر، آفس یا قریبی مَساجِد میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں شعبہ سے وابستہ افراد کو درست عربی لہجے کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ فرض عُلوم، پرسنل ڈیویلپمنٹ (Personal Development) وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(2)... دِینی اجتماعات

دعوتِ اِسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف مقامات اور تحقیقاتی اداروں(Educational & Research Institutes) میں دِینی اجتماعات مثلاً اجتماعِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءَت، اجتماعِ غوثیہ وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس

میں ریسرچرز، ٹیچرز و اسٹوڈنٹس کے علاوہ دیگر عاشقانِ رسول بھی شرکت کرتے ہیں، جہاں انہیں دِینِ اِسلام کے مُطابق اپنی زندگی گُزارنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(3)...شخصیات سے ملاقات

شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ داران اس شعبے سے تعلق رکھنے والے مختلف افراد سے ملاقات کرکے انہیں نیکی کی دعوت دیتے، دعوتِ اسلامی کی دِینی و فلاحی خدمات کے بارے میں آگاہ کرتے اور دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارف کرواتے ہیں، نیز انہیں مدنی مرکز میں آنے کی دعوت دی جاتی اور دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں میں شرکت کا بھی ذہن دیا جاتا ہے۔

(4)...جانوروں کا ریلیف کیمپ(Livestock Relief Camp)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت قدرتی آفات(Disaster) کے دوران جانوروں کا ریلیف کیمپ لگایا جاتا ہے جس میں بیمار جانوروں کا مفت معائنہ کیا جاتا ہے اور ادویات و ویکسین بھی دی جاتی ہیں اور جانوروں کی صحت کو بہتر رکھنے کے لئے ماہر ڈاکٹرز کی ہدایات و تجاویز پیش کی جاتی ہیں تاکہ جانوروں کو قدرتی آفات کے دوران صحت مند رکھا جاسکے۔

(5)...ٹریننگ سیشنز(Training Sessions)

شعبہ کے ذمہ داران مختلف کلینک میں، میڈیکل اسٹور پر، انیمل اسپتال اور پرائیویٹ و سرکاری اداروں میں ٹریننگ سیشنز(Training Sessions) کا اِہتمام کرتے ہیں جیسا کہ اِسلام کی بنیادی باتیں(Fundamentals of Islam)، فرض عُلوم(Obigatory Knowledge)، پرسنل ڈیویلپمنٹ(Personal Development)،ٹائم مینجمنٹ(Time Management)،کنفلکٹ مینجمنٹ(Conflict Management)اخلاقیات(Ethics)، باطنی بیماریوں، جانوروں کے حُقوق(Rights of Animals)وغیرہ۔ان ٹریننگ سیشنز کا آن لائن(On line)کے ساتھ ساتھ فیزیکل(Physical)

بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

(6)... سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے

دعوتِ اِسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف مقامات پر سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے لگائے جاتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر تَربیت کی جاتی ہے اور انہیں دعوتِ اِسلامی کے دِینی کاموں میں شرکت کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(7)... قافلہ

شعبہ ”ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ“ کے تحت شعبہ سے وابستہ افراد کو ان کے فارِغ دنوں میں 12 دن / 1 ماہ کے قافلوں میں سفر کروایا جاتا ہے، نیز فیضانِ نماز کورس، 12 دِینی کام کورس اور 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے تاکہ ظاہری وباطنی اِصلاح بھی ہوسکے۔

(8)... علاقائی دورہ

دعوتِ اِسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت علاقائی دورہ ہوتا ہے، جس میں بالخصوص شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک کے اور بالعموم تمام افراد کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیز شعبے کے معاملات کو شریعتِ مطہرہ کے اصولوں کے مُطابِق چلانے کے لئے اس شعبے سے منسلک افراد کی تربیت کی جاتی ہے۔

(9)... ایک دن راہِ خدا میں

دعوتِ اسلامی کے شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت ”ایک دن راہِ خدا میں“ گُزارنے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے، جس میں بالخصوص شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک کے اور بالعموم تمام افراد شرکت کرتے ہیں، جس میں بعد از نمازِ عصر علاقائی دورہ، بعد از نمازِ مغرب سُنّتوں بھرا بیان ہوتا ہے، جس میں عاشقانِ رسول کو اپنی زندگی دِینِ اِسلام کے مُطابِق گُزارنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے، نیز انہیں دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں میں عملی طور پر شرکت کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(10)...شرعی رہنمائی

شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈِیپارٹمنٹ کے ساتھ جُڑے عاشقانِ رَسُول کو اپنے کاروبار سے متعلق شرعی رہنمائی کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارُ الاِفتا اہلسنّت کے رابطہ نمبر پہنچائے جاتے ہیں اور اُن کو یہ ذہن دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار اور ملازمت (Job) سے متعلق دارُ الاِفتا اہلِ سُنّت سے شرعی رہنمائی لیتے رہیں۔ شُعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک اور اُس کے متعلق دارُ الاِفتا اہلِ سُنّت سے جاری ہونے والے تحریری فتاویٰ جات اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل بھی اُن تک پہنچائے جاتے ہیں تاکہ اپنے کاروبار سے متعلق ضروری اَحکام سمجھ سکیں اور اُن پر عمل کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں اور ویٹرنری میڈیکل سے متعلق شرعی سوالات وجوابات

سوال: گائے اور بھینس کی جُفتی کروانے کے پیسے لینا کیسا؟ نیز جو انجکشن لگوا کر حاملہ کیا جاتا ہے اس کے پیسے لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جُفتی کروانے کے پیسے لینا ناجائز ہے، البتہ جو انجکشن لگوایا جاتا ہے اس انجکشن کے پیسے لے سکتے ہیں۔

سوال: عموماً بیمار جانور کو دوسرے جانوروں سے الگ کر دیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

جواب: دُرست ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: لَا یُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ یعنی بیمار اُونٹ کو تندُرُست اُونٹ کے پاس نہ لایا جائے،[1] البتہ یہ نَظَریہ رکھنا کہ اِس کی بیماری ساتھ کھڑے دوسرے جانوروں کو لگ جائے گی، دُرست نہیں۔ کیونکہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایسا اِعْتِقاد رکھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ”کوئی بیماری مُتَعَدِّی نہیں۔“ (یہ سُن کر) ایک دیہاتی نے عرض کیا، اے اللہ کے رَسُول! اُن اُونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ریگستان میں رہتے ہیں اور وہ ہَرن معلوم

(1)...بخاری، کتاب الطب، باب لاھامۃ، ص1457، حدیث: 5771

ہوتے ہیں، اُن میں ایک خارِش زدہ اُونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ اُنہیں بھی خارِش لگا دیتا ہے، رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر پہلے (اُونٹ) کو کس نے خارِش زدہ کیا؟"[1] یعنی آپ نے واضح فرمایا کہ جس طرح پہلے اُونٹ کو خارِش اللہ پاک کی طرف سے لگی اُسی طرح باقی بھی جس کو لگتی ہے اللہ پاک کی طرف سے ہی لگتی ہے۔ یعنی کسی کی بیماری ذاتی طور پر کسی دوسرے جانور کو نقصان نہیں پہنچاتی، بلکہ بیماری کے جراثیم اُڑتے ہیں اور اِدھر اُدھر پھیلتے ہیں اگر اللہ پاک چاہے تو یہ جراثیم بیماری کا سبب بنتے ہیں ورنہ نہیں۔ اِسی لئے حُضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم نے مَجذُوم کو اپنے پاس بٹھا کر کھانا کِھلایا تاکہ یقین ہو جائے کہ بیماری بذاتِ خُود اُڑ کر کسی کو نہیں لگتی۔ لیکن جو لوگ کمزور اِعتِقاد والے ہیں اُن کو سمجھاتے ہوئے حُضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم نے فرمایا: فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ یعنی جُذامی سے اَیسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو،[2] یعنی کہیں اَیسا نا ہو کہ (جراثیم پھیلنے کی وجہ سے) بیماری لگ جائے اور کمزور اِعتِقاد غالب آجائے اور یہی ذہن میں بیٹھ جائے کہ بیماری تو مُتعَدِّی ہوتی ہے۔ حالانکہ کوئی بیماری ذاتی طور پر مُتعَدِّی نہیں ہے۔[3]

سوال: جانور کو خَصِی کرنا کیسا؟

جواب: جانوروں کو خَصِی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اُس کا گوشت اچھا ہو گا یا خَصِی نہ کرنے میں شرارت کرے گا، لوگوں کو اِیذا پہنچائے گا، اِن ہی مَصلَحَتوں کی بناء پر بکرے اور بیل وغیرہ کو خَصِی کیا جاتا ہے، یہ جائز ہے اور اگر مَنْفَعَتْ (فائدہ حاصل کرنا) یا دَفعِ ضَرر (نقصان دور کرنا) دونوں باتیں نہ ہوں تو خَصِی کرنا حرام ہے۔[4]

سوال: کیا کُتّا پالنا جائز ہے؟

(1)...بخاری، کتاب الطب، باب لا صفر وھو داء یاخذ البطن، ص1445، حدیث:5717

(2)...بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ص1445، حدیث:5707

(3)...فتح الباری لابن حجر، کتاب الطب، باب الجذام، 10/200، تحت الحدیث:5707 ماخوذاً

(4)...فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء...الخ، 5/437

جواب: جانور یا زراعت یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لیے کُتّا پالنا جائز ہے، اور یہ مقاصد نہ ہوں تو پالنا ناجائز اور جس صورت میں پالنا جائز ہے اُس میں بھی مکان کے اندر نہ رکھے، البتہ اگر چور یا دشمن کا خوف ہے تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔[1] کھیلنے کے لئے، دل بہلانے اور تفریح کے لئے، لڑانے یا دَوڑانے کے لئے یا کسی اور کام کے لئے کُتّا پالنا ناجائز و ممنوع ہے۔[2]

سوال: کُتّا کبھی اپنے مالک کی ٹانگ چاٹ رہا ہوتا ہے اور کبھی پینٹ اور جوتا، تو کیا کُتّے کا تھُوک لگنے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

جواب: کُتّے کا تھُوک ناپاک ہے۔[3] لہٰذا اگر کُتّا ہاتھ چاٹے اور اُس کا تھُوک ہاتھ پر لگ جائے تو ہاتھ ناپاک ہو جائے گا لہٰذا کُتّے کو اپنا ہاتھ وغیرہ چاٹنے نہ دیا جائے کہ بِلاضرورت پاک چیز کو ناپاک کر ڈالنا جائز نہیں ہے۔[4] البتہ اگر بے خبری میں کُتّے نے ہاتھ چاٹ لیا تو اب دھو کر پاک کر لیں۔[5]

سوال: اگر کُتّے کا بدن کسی کے کپڑوں یا بدن سے لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: اگر کسی شخص کے کپڑوں یا بدن سے کُتّے کا بدن لگ گیا تو اُس کے کپڑے اور بدن ناپاک نہیں ہوں گے اگرچہ کُتّے کا بدن گیلا ہی کیوں نہ ہو۔[6] یونہی کُتّے کے چُھو جانے کے سبب وُضو یا غُسل کرنا بھی ضَروری نہیں۔ یاد رہے کہ کُتّے کا تھُوک اور پیشاب ناپاک ہے۔[7]

سوال: کُتّے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟

---

(1)...بہارِ شریعت، 2/809، حصہ: 11، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)...جہنم کے خطرات، ص185، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(3)...فتاوی ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، 1/27 ماخوذاً

(4)...فتاوی رضویہ، 1/1073 ملخصاً، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(5)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط: 24)، 1/479، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(6)...بہارِ شریعت، 1/395، حصہ: 2

(7)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط: 24)، 1/480

www.dawateislami.net

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: جس کا جُوٹھا (Leftover) ناپاک ہے اُس کا پسینا اور لُعاب (یعنی تُھوک) بھی ناپاک ہے اور جس کا جُوٹھا پاک اُس کا پسینا اور لُعاب بھی پاک ہے اور جس کا جُوٹھا مکروہ اُس کا لُعاب اور پسینا بھی مکروہ ہے۔[1] چونکہ کُتّے کا تُھوک ناپاک ہے تو اُس کا جُوٹھا بھی ناپاک ہے لہٰذا اگر پتیلی یا کٹورے سے کُتّے نے پانی پی لیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اِسی طرح کُتّے کا پسینا بھی ناپاک ہے۔[2] [3]

سوال: اگر کسی کے کپڑوں یا بدن سے کُتّے نے رَگڑ کھائی اور اُس کا بدن یا کپڑے گیلے ہو گئے تو اب یہ کیسے طے ہو گا کہ یہ کُتّے کا پسینا ہے یا کُتّے کا بدن پانی کے سبب گیلا ہوا تھا؟

جواب: یہ قرینے سے پتہ چلے گا کہ کُتّے کا بدن پسینے کے سبب گیلا ہوا یا پانی سے مثلاً گرمی کا موسم ہے اور کُتّا بھاگ دَوڑ کر آیا ہے یا کُتّا مالک کے ساتھ ساتھ چل یا دَوڑ رہا ہے اور اُس کا بدن گیلا ہو گیا تو بظاہر قرینے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پسینا ہے اور اُس کا پسینا ناپاک ہے البتہ اگر بارِش ہوئی یا کُتّا پانی سے گزرا اور اُس کا بدن گیلا ہو گیا تو اب بدن سے چُھونے کے سبب ناپاک نہیں ہو گا۔[4]

سوال: کیا بِلّی پالنا جائز ہے؟ نیز کیا کُتّے کی طرح بلی کا لُعاب بھی ناپاک ہے؟

جواب: بِلّی پالنا جائز ہے۔ صَحابیِ رَسُول حضرت اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ نے چھوٹی سی بلی پالی ہوئی تھی، جسے وہ اپنی قمیص کی آستین میں اپنے ساتھ رکھتے تھے، اِسی لئے اُن کا نام ”اَبُو ہریرہ“ یعنی ”بلی والے“ پڑ گیا۔[5] ان کا اصل نام عَبْدُالرَّحْمٰن ہے اور اَبُوہریرہ اُن کی کنیت ہے۔ اُن کے بلی پالنے سے بھی پتا چلا کہ بلی پالنا جائز ہے۔[6]

(1)...بہارِ شریعت، 1/344، حصہ: 2

(2)...فتاوی ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، 1/26-27 ماخوذاً

(3)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط: 24)، 1/481

(4)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط: 24)، 1/481

(5)...اسد الغابۃ، رقم: 6326، ابوہریرۃ، 6/314 ملخصاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(6)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط: 24)، 1/482

بلی ایک گھریلو جانور ہے۔ اگر اُس نے پانی میں منہ ڈالا تو پانی مکروہِ تنزیہی ہو گا یعنی اُس پانی سے بچنا مناسب ہے ناپاک نہیں ہو گا۔ بلی نے جس پانی میں مُنہ ڈالا اگر اُس پانی سے وُضو کیا تو وضو ہو جائے گا کہ اُس پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔[1] حکمِ شریعت یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والا جو جانور ہوتا ہے جیسے شیر چیتے وغیرہ اُن کا لُعاب اور تُھوک ناپاک ہے۔[2] بلی بھی چُوہے پھاڑ کر کھاتی ہے مگر چونکہ یہ گھروں میں پالی جاتی ہے اور لوگ اُسے گھریلو جانور بولتے ہیں اِس لئے عُلمائے کرام نے اُس کے جوٹھے کو مکروہ لکھا ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو و غُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں۔[3] کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ "یہ تم پر طواف کرنے (یعنی پھیرے لگانے) والی ہے" چونکہ بلی گھر میں آتی جاتی رہتی ہے اور اِس سے بچنے میں مشکلات ہوتی ہیں اِس لئے اِس کے لعاب کو پاک قرار دیا گیا۔[4]

سوال: کیا بلی گیلی ہونے سے ناپاک ہو جاتی ہے؟

جواب: بلی کے مطلقاً گیلا ہونے سے بلی کا جسم ناپاک نہیں ہو گا، البتہ اگر اس کے بدن پر نَجاست لگنے کا یقین ہو تو جسم ناپاک کہلائے گا مثلاً بلی، نَجس پانی سے نکل کر آئی ہے یا کسی اور نَجاست کے ساتھ گیلی ہے تو اِس صورت میں بلی کا گیلا جسم ناپاک کہلائے گا۔[5]

سوال آج کل بلیوں کی سَرجَری کر کے نَر کے خُصیے اور مادہ کے رِحم کو نکال دیا جاتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: بلی یا کسی بھی جانور میں نفع کے حصول یا نقصان دُور کرنے کی غرض سے آپریشن وغیرہ کے ذریعے بچے جَنْنے کی صَلاحِیت ختم کروا دینے کی اِجازت ہے۔ اور یہ اِجازت صرف جانوروں کے لئے ہے جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: خِصَاءُ السِّنَّوْرِ اِذَا كَانَ فِيْهِ نَفْعٌ أَوْ دَفْعُ ضَرَرٍ لَا بَأْسَ بِهٖ، یعنی بلّے کو

(1)...فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، 1/27 ماخوذاً
(2)...در مختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، 1/425
(3)...فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، 1/27
(4)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، کتے کے متعلق شرعی احکام (قسط:24)، 1/482
(5)...فتویٰ دارالافتاء اہلسنت، ریفرنس نمبر: WAT-1217 (غیر مطبوعہ)

www.dawateislami.net

خِصی کرنے میں کوئی گناہ نہیں اگر اِس سے مقصود نفع حاصل کرنا یا نقصان کو دور کرنا ہو[1] [2]۔

سوال: پالتو بلی کے ناخن کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بلی کے ناخنوں کو معمولی کاٹنے میں اصلاً کسی قسم کی کوئی مُمانَعت نہیں ہے۔ تاہم جڑوں سے کاٹنے اور اُکھاڑنے میں چونکہ اُنہیں تکلیف ہوگی اور جانوروں کو بھی تکلیف واَذِیّت دینا شرعاً ممنوع ہے، لہٰذا اِس سے بچنا چاہیئے۔ اِسی طرح اِس کے کھانے پینے کا بھی خاص اہتمام رکھنا چاہیئے کیونکہ اَحادیثِ مُبارکہ میں پالتو جانور کی نگہداشت کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں جانور کو اِیذا دینے، اور اُن کو کھانا پانی وقت پر نہ دینے سے متعلق وعید موجود ہے چنانچہ حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے مروی ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، جس نے اُس کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ (بلی) بھوکی پیاسی مرگئی، اِس وجہ سے وہ (عورت) جہنّم میں داخل ہوئی کہ نہ تو قید میں رکھے ہوئے اُس نے اُسے خود کھلایا پلایا، اور نہ ہی اُس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کھا کر اپنی جان بچا لیتی[3] [4]۔

سوال: بعض لوگ سفید رنگ کے چوہے پالتے ہیں اور اُنہیں پالنے کے لیے خریدتے بیچتے بھی ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب: چوہے پالنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مُوذِی اور فاسِق جانور ہے جس سے سِوائے اِیذا کے کچھ حاصل نہیں ہوگا، حدیثِ پاک میں چوہوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے اور پالنا اُس کے خلاف ہے۔ نیز چوہے کو خریدنا بیچنا بھی جائز نہیں چاہے وہ کسی بھی رنگ کا ہو کیونکہ چوہا حَشَراتُ الاَرض میں

(1)... فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء... الخ، 5/437

(2)... فتوی دار الافتا اہلسنت، ریفرنس نمبر: Web-36 (غیر مطبوعہ)

(3)... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم تعذیب الھرۃ... الخ، ص1012، حدیث: 2242

(4)... فتوی دار الافتا اہلسنت، ریفرنس نمبر: Web-852 (غیر مطبوعہ)

سے ہے اور حَشَراتُ الاَرض کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: پانچ جانور فاسق ہیں، اِن کو حرم سے باہر اور حَرَم میں قتل کیا جائے، سانپ، کوّا، چوہا، کٹکھنا (یعنی بہت زیادہ کاٹنے والا) کُتّا، اور چیل۔[1]

فَتحُ القَدیر میں ہے: مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور حَشَراتُ الاَرض چوہا، چھچھوندَر، گھونس، چھپکلی، گِرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی کی بیع ناجائز ہے۔[2] [3]

سوال: اگر کوئی آوارہ کُتّا مرغیوں کو پکڑ کر کھاجاتا ہو، یا جانوروں کو کاٹ کر نقصان پہنچاتا ہو، تو ایسے کُتّے کو مارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آوارہ کُتّا جو ضَرَر و نقصان پہنچاتا ہو، اُس کو مارنا، جائز ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جو آوارہ کُتّا مُرغیوں کو کھاجاتا ہے یا دیگر جانوروں یا لوگوں کو کاٹ کر نقصان پہنچاتا ہے، تو اُس کُتّے کو قتل کرنا، جائز ہے، نیز ایسے ضَرَر رَساں (نقصان پہچانے والے) کُتّے کو مار ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُسے پکڑ کر یا پکڑنا ممکن نہ ہو، تو کسی طرح بے ہوشی کی دَوا کِھلا کر بے ہوش کرنے کے بعد تیز چھری کے ساتھ ذبح کر دیا جائے، اِس کے علاوہ اُسے بلا ضرورت ڈنڈے مارنے، پتھر مارنے، رَسّی باندھ کر گھسیٹنے یا زہر دے کر تڑپا تڑپا کر مارنے کی ہرگز اِجازت نہیں۔ واضح رہے کہ کُتّا ایک حَرام جانور ہے، لہٰذا ذَبح کر دینے سے اُس کا گوشت ہرگز حلال نہ ہوگا۔

فِقہِ حَنَفی کی کتاب تَبیِینُ الحَقائق میں ہے: ”جو چوپائے نقصان پہنچاتے ہوں، (اُن کا) ضَرَر دُور کرنے کے لئے اُنہیں قتل کرنا جائز ہے، جیسے کٹکھنا کُتّا اور بلی جب کبوتَروں اور مرغیوں کو کھا جائے۔ (اَیسے جانوروں) کو ذَبح کیا جائے اور ڈَنڈی وغیرہ سے نہ مارے، کیونکہ یہ ڈَنڈی وغیرہ سے

(1)...مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ...الخ، ص440، حدیث:1198

(2)...فتح القدیر، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل منثورۃ، 7/111، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(3)...ماہنامہ فیضان مدینہ، مئی 2021، ص31، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

مارنا جانور کو بغیر فائدے کے اِیذا دینا ہے (جو کہ گناہ ہے)۔[1]

عَلامہ عَبْدُ الغنی نابُلُسی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی:1143ھ) فرماتے ہیں: ”بلی جب اِیذا دیتی ہو (مثلاً) گوشت اُچک کرلے جائے، گھریلو کبوتروں و مرغیوں کے بچے کھاجائے، چھوٹے بچوں کے ہاتھوں کو نوچ لے وغیرہ، تو اُسے تیز چُھری کے ساتھ ذبح کر کے پھینک دیا جائے، اور اُسے ہاتھ وغیرہ سے نہ مارا جائے کہ جب اُس کو اِن چیزوں کی سمجھ نہیں اور نہ ہی اُس میں ترکِ اَذِیّت کو جاننے کی قابلیت ہے تو مارِپیٹ کرنا عَبَث (بےکار) ہے“۔[2] [3]

سوال: کیا جانور کی مَدَد کرنے پر اَجر مِلتا ہے؟

جواب: جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے کہ ”ایک بہت ہی گُناہ گار شخص تھا، وہ کنویں کے پاس سے گُزرا، اُس نے دیکھا کہ ایک کُتّا گیلی مِٹّی چاٹ رہا ہے، اُس کی باہر نکلی ہوئی زَبان دیکھ کر اُس شخص کو اندازہ ہوا کہ یہ کُتّا بہت پیاسا ہے، اُس نے اپنا مَوزہ اُتارا، کنویں سے مَوزے میں پانی بھر کر اُس کُتّے کو پلا دیا۔ اللہ کریم کو اُس کی یہ نیکی پسند آگئی اور اُس کی بخشش ہو گئی“۔[4] [5]

سوال: بعض لوگ جانوروں سے بہت زیادہ کام لیتے ہیں، جانوروں پر رحم کرنا کس قدر اہم ہے؟

جواب: جانوروں پر رَحم کرنا چاہئے، اِن پر اِن کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا اور اِن پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے، انسان تو بدلہ لے سکتا ہے یا پولیس کیس کر سکتا ہے جبکہ جانور بے زبان ہیں یہ کس سے جاکر فریاد کریں گے؟[6] اور ان کی بددعا بھی لگتی ہے۔[7]

(1)...تبیین الحقائق، کتاب الخنثی، باب مسائل شتی، 7/465 دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(2)...حدیقہ ندیہ، قسم ثانی، الصنف الخامس: فی آفات الید، 4/429، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
(3)...فتویٰ دارالافتااہلسنت، ریفرنس نمبر: Nor-12604 (غیر مطبوعہ)
(4)...بخاری، کتاب الوضوء، باب اذا شرب الکلب فی اناء احدکم...الخ، ص119، حدیث:173 بتغیرٍ قلیل
(5)...جانوروں کے بارے میں دلچسپ سوال جواب، ص2، مکتبۃ المدینہ، کراچی
(6)...مرآۃ المناجیح، 5/171، بتغیرٍ قلیل
(7)...مرآۃ المناجیح، 3/300، بتغیرٍ قلیل

بعض لوگ جانوروں پر بے جا سختی کرتے ان کو مارتے اور جھاڑتے رہتے ہیں جیسے گھوڑا گاڑی یا گدھا گاڑی چلانے والے ان مظلوم جانوروں کو بلا وجہ چابک مارتے رہتے ہیں اور بے چارے گدھے پر تو بہت ظلم کرتے ہیں، اس کی ران کے قریب والے حصے کو زخمی کر دیتے ہیں اور ٹِین کے ڈبے کا منہ چپٹا کر کے اس کی نوک گدھے کے زخم پر لگاتے ہیں، کبھی زور سے مارتے ہیں اور وہ بے چارہ تکلیف اور اذیّت کی وجہ سے اُچھلتا اور بھاگتا ہے۔ اسی طرح گدھا گاڑیوں کی ریس کے موقع پر بھی بہت ظلم کیا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گدھا گاڑی پر اتنا بوجھ لاد دیتے ہیں کہ بے چارہ گدھا اوپر ہو کر لٹک جاتا ہے اگر یہ منظر کوئی نرم دل والا آدمی دیکھ لے تو اس کی آنکھوں میں آنسو آجائیں۔ [1]

فاروقِ اعظم اور جانوروں پر شفقت

حضرت اَحنَف بن قَیس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی بارگاہ میں عظیم فتح کی خوشخبری لے کر حاضر ہوئے۔ (کچھ دیر کی گفتگو کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری ہر ہر سواری کو غور سے دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اپنی اِن سواریوں کے معاملے میں اللہ کریم سے ڈرتے نہیں؟ کیا تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ ان جانوروں کا بھی تم پر حق ہے؟

(تاریخ ابن عساکر، رقم 5206، عمر بن خطاب، 44/291 بتغیر، دار الفکر، بیروت)

(1)...جانوروں کے بارے میں دلچسپ سوال وجواب، ص 7، بتغیر

www.dawateislami.net

جانوروں پر رحم کیجئے

حضرت سعید بن جُبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ کر پتھروں سے نشانہ لگا رہے تھے، جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے؟ خدا کی قسم! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب میرا ہو اور مجھے عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی ملے تب بھی میں ایسا کرنا پسند نہ کروں کیونکہ میں نے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جانوروں کو مُثلہ کرنے (یعنی صورت بگاڑنے) والے پر لعنت کی گئی ہے۔"

(حلیۃ الاولیاء، سعید بن جبیر، 4/327، رقم: 5737، دار الکتب العلمیہ بیروت)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net